50017- مشت زنی کے حکم سے لاعلمی میں ارتکاب

سوال

اللہ تعالی نے مجھ پر احسان کیا میں نے ایک برس قبل توبہ کرلی ۔ ۔ ۔ آج میں نے سنا کہ مشت زنی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، مجھے پہلے اس کا علم نہیں تھا ۔ ۔ میں گزشتہ رمضان سے قبل اس کا ارتکاب بھی کیا تھا ۔ ۔ اب مجھے علم نہیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے ؟
آپ کے علم میں یہ بھی ہونا چاہیے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ گناہ کتنے ایام کیا ہے ۔ ۔ مجھے معلومات سے نواز کر مستفید فرمائیں کہ مجھے اپنے فعل پر کیا کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اس اللہ کی تعریف ہے جس نے آپ کو توبہ کرنے کی توفیق دی اور احسان کیا ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ کے گناہ معاف کرے اور آپ کو رشد و ھدایت سے نوازے ۔

دوم :

روزے کو توڑنے والی اشیاء کے حکم سے جاہل ہوتے ہوئے ارتکاب کرنے والے کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ؟ اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول : اس سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا ، امام شافعی ، امام احمد کا یہی مذہب ہے ، لیکن امام شافعی نے اس سے نئے مسلمان کو مستثنی کیا ہے یا پھر ایسے شخص کو جو دیہاتی ہو اور وہیں پرورش پائی ہو اور اہل علم سے دور رہتا ہو تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی المجموع میں کہتے ہیں :

جب روزہ دار کھانے پینے اور جماع کے حکم سے جاہل ہونے کی بنا پر کھا پی لیے یا جماع کرلے ، اگر تو وہ نیا مسلمان ہو یا پھر دو دیہات میں پرورش والا ہو جس پر یہ مخفی ہو کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا ، اس لیے وہ بھول جانے والے شخص کے مشابہ ہونے کی بنا پر گنہگار نہیں ہوگا ، اس میں نص بھی وارد ہے ۔

اور اگر وہ شخص مسلمانوں سے میل جول رکھنے والا ہو کہ اس پر اس کے حرام ہونے کا حکم مخفی نہ ہو تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا ، کیونکہ وہ کوتاہی کا مرتکب ہوا ہے ۔ اھا لمجموع للنووی (6/352) ۔

دیکھیں المغنی لابن قدامۃ المقدسی (4/368) اور الکافی (2/244) ۔

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) کے علماء کرام نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے ، لجنۃ الدائمۃ مندرجہ ذیل سوال کیا گیا کہ :

جس نے رمضان میں دن کے وقت مشت زنی کرلی اور اسے اس کے حرام کا ہونے کا علم نہ ہو اور نہ ہی اسے ان ایام کا علم ہو جس میں وہ اس کا مرتکب ہوا تھا اس کا کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

اس گندی عادت کی بنا پر توڑے ہوئے روزں کی قضاء کرنی واجب ہے کیونکہ مشت زنی سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے ، اور اسے ان ایام کی کوجاننے کی کوشش کرنی چاہیے جس میں روزہ توڑا تھا ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (258/10) ۔

دوسرا قول : اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا جس طرح کہ بھولنے والے کا روزہ فاسد نہیں ہوتا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور حافظ ابن قیم رحمہما اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے :

شیخ الاسلام "الفتاوی الکبری" میں کہتے ہیں :

روزے دار نے اگر کوئی روزہ توڑنے والا کام اس کی حرمت سے جاہل ہونے کی بنا پر کرلیا تو کیا اسے روزہ دوبارہ رکھنا ہوگا ؟

امام احمد کے مسلک میں دو قول ہیں : زیادہ صحیح اور ظاہر یہی ہے کہ اس سے قضاء واجب نہیں ہوگی ، اور خطاب تو ابلاغ کے بعد ہوتا ہے اس لے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{تاکہ میں تمہیں اس کے ساتھ ڈراؤں اور جسے یہ پہنچے}۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیتے جب تک کہ رسول نہ مبعوث کردیں}۔

اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

{تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے پاس اللہ تعالی کے خلاف کوئی دلیل نہ رہے}۔

اس طرح کی کئی ایک آیات قرآن مجید میں موجود ہیں جن میں اللہ تعالی نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ کسی ایک کو اس وقت تک سزا نہیں دیتا اور نہ ہی اس کا محاسبہ کرتا ہے جب تک کہ اس کے پاس رسول کا لایا ہوا دین نہ پہنچ جائے ۔

اور جس کو یہ علم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں اور وہ اس پر ایمان لے آیا لیکن وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی اکثر اشیاء کا علم نہ رکھے تو اللہ تعالی اسے اس چیز کی سزا نہیں دے گا جو اسے پہنچی ہی نہیں ۔

کیونکہ جب اللہ تعالی بلوغت کے بعد ترک ایمان پر اسے سزا نہیں دیتا تو پھر اس کی بعض شرائط پر بھی ابلاغ سے قبل سزا نہ دینا اولی ہوگا ، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بھی اس جیسی مثالیں ملتی ہیں ۔

صحیحین میں یہ بات ثابت ہے کہ صحابہ کرام میں سے کچھ نے اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان :

.{سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے}. سے سفیداور سیاہ رسی گمان کی اوران میں ایک صحابی اپنی ٹانگ سے یہ رسی باندھ کرکھاتا پیتا تھا حتی کہ سفید سیاہ سے ظاہر ہوجاتا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے یہ بیان کیا کہ اس سے مراد دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی ہے ، لیکن اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ روزہ رکھنے کا حکم نہیں دیا ۔ اھ

دیکھیں : الفتاوی الکبری لابن تیمیہ (19/2) ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "اعلام الموقعین "میں کہتے ہیں :

اورانہوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے رمضان میں دن کے وقت عمدا کھانے پینے والے شخص جس نے سفیداور سیاہ دھاگے کی تاویل رسی سے کی تھی اور سفید رسی کے ظاہر ہونے تک کھاتا رہا حالانکہ دن طلوع ہوچکا تھا لیکن اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف کردیا اوراس کی تاویل کی وجہ سے قضاء کا نہیں کہا ۔ اھ

دیکھیں اعلام الموقعین لابن قیم (66/4) ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ایسے نوجوان کے بارہ میں میں سوال کیا گیا جس نے رمضان میں شھوت غالب آنے پر مشت زنی کرلی کیونکہ وہ اس کے حکم سے جاہل تھا کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ، تواس کا حکم کیا ہوگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

حکم یہ ہے کہ اس کے ذمہ کچھ نہیں ، اس لیے کہ ہم گزشتہ سطور میں یہ بیان کیا ہے کہ روزہ دار کا روزہ تین شروط سے ٹوٹتا ہے : علم ہونا چاہیے ، یاد ہو ، اورارادہ ہونے پر ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (28023) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں ۔

لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ : انسان کو مشت زنی کرنے سے صبر کرنا چاہیے اس لیے کہ مشت زنی حرام ہے جس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ، سوائے اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقینا یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں ، لھذا جواس کے سوا کچھ اورچاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں}. المومنون (5–7) ۔

اوراس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اے نوجوانوں کی جماعت ! تم میں سے جو بھی شادی کرنے کی استطاعت رکھے اسے شادی کرنی چاہیے ، اور جو طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے اس لیے کہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400) ۔

اوراگر مشت زنی جائز ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی راہنمائی فرماتے ، اس لیے مکلف کے لیے ایسا کرنا آسان ہے ، اوراس لیے بھی کہ انسان اس میں لذت متعہ پاتا ہے ، لیکن روزے میں مشقت ہے ، توجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کی راہنمائی فرمائی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مشت زنی کرنا حرام ہے اور جائز نہیں ۔ اھ

دیکھیں مجموع الفتاوی لابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی (981/19) ۔

آپ کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ ان ایام کی قضاء میں روزے رکھیں ، اوران ایام کی تحدید میں کوشش میں ظن غالب پر عمل کریں ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی مجموع الفتاوی میں کہتے ہیں :

جس نے رمضان میں دن کے وقت جماع کیا اوراس پرروزہ فرض بھی تھا یعنی وہ مقیم اور صحیح اوربالغ تھا ، لیکن جماع جہالت کی بنا پر کربیٹھا تواس کے بارہ میں اہل علم کا اختلاف پایا جاتا ہے :

کچھ کا کہنا ہے کہ : اس پرکفارہ ہوگا ، کیونکہ اس نے سوال نہیں کیا اور نہ ہی دین کی سمجھ حاصل کی ہے اور یہ کوتاہی ہے ۔

دوسرے اہل علم کہتے ہیں : جہالت کی بنا پراس پرکفارہ لازم نہیں ، تواس سے آپ کویہ علم ہوا ہوگا کہ آپ کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ کفارہ ادا کریں ، کیونکہ آپ نے کوتاہی کی ہے اورحرام کام کرنے سے قبل سوال بھی نہیں کیا ۔ اھ دیکھیں مجموع الفتاوی لابن باز (304/15) ۔

اس معاملہ میں احتیاط یہی ہے کہ کفارہ ادا کیا جائے ، اوریہاں کفارہ واجب اس لیے کہ اس نے جماع کے ساتھ روزہ توڑا ہے ، اوررمضان میں دن کے وقت روزہ کی حالت میں جماع کے علاوہ باقی کسی بھی روزہ توڑنے والی چیز سے کفارہ واجب نہیں ہوتا اس کا بیان گزر بھی چکا ہے ۔

آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (28023) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں ۔

واللہ اعلم .